46645 ـ كيا ترديد كرنے كے بغير ہی معاوضہ حاصل كرلے؟

سوال

ميں سركاری محكمہ ميں ملازم ہوں، مجھے ترديد كا كام سونپا گيا ليكن ميں نہيں گيا، ليكن اس كے باوجود مجھے اس كا معاوضہ بھيج ديا گيا ہے، تو كيا ميں يہ معاوضہ لے كر كام كی اشياء ميں صرف كر سكتا ہوں؟
يہ علم ميں رہے كہ ميں مينجر كا سيكرٹری ہوں اور بعض اوقات كام كے ليے مجھے رقم كی ضرورت ہوتی ہے، يا ميں اس رقم كو ترك كردوں كيونكہ يہ رقم ميرے نام پر منتقل ہو چكی ہے، اب صرف نكلوانی باقی ہے، مجھے معلومات فراہم كريں اللہ تعالی آپ كو جزائے خير عطا فرامائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب آپ نے ترديد كا كام نہيں كيا تو پھر اس كا معاوضہ بھی آپ كے ليے حلال نہيں، آپ كو يہ رقم ترك كردينی چاہيے اور اسے وصول نہ كريں، اور آپ كو يہ چاہيے كہ اس كے ذمہ دار كو بتا ديں كہ آپ اس رقم كے مستحق نہيں، ہو سكتا ہے اس سے آپ اپنے بھائيوں كے ليے خير و بھلائی ميں ايك قدوہ اور نمونہ بن جائيں.

ميرے بھائی آپ اپنی كمائی اور كھانا پاكيزہ بنانے كی كوشش كريں، كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں كو بھی وہی حكم ديا ہے جو رسولوں كو حكم ديا، اور وہ حكم پاكيزہ اشياء ميں سے كھانا اور اعمال صالحہ بجا لانا ہے، اس كا ذكر كرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمايا:

اے رسولو! تم پاكيزہ اشياء ميں سے كھاؤ اور اعمال صالحہ كرتے رہو، بلا شبہ تم جو عمل كررہے ہو ميں اس كی خبرركھنےوالاہوںالمؤمنون (521).

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اے ايمان والو! ہم نے جو پاكيزہ رزق تمہيں عطا كيا ہے اس ميں كھاؤ، اور اللہ تعالی كا شكر ادا كرتے رہو اگر تم اسی كی عبادت كرتے ہوالبقرۃ (172).

اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو جسم بھی حرام پر پلا اس كے ليے آگ زيادہ بہتر اور اولی ہے"

اسے طبرانی نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں سرکاری ملازم ہوں، اور بعض اوقات ہمارے آفس کی جانب سے ڈیوٹی کے علاوہ ٹائم میں بغیر ڈیوٹی کیے اور دفتر میں حاضری دیے الاؤنس دیا جاتا ہے، اور اسے وہ ملازمین کا وقتا فوقتا الاؤنس شمار کرتے ہیں، یہ علم میں رہے کہ یہ مینجر کے علم میں ہے، اور وہ اس کا اقرار کرتا ہے، تو کیا یہ رقم لینی جائز ہے؟

اور اگر جائز نہیں تو پھر پہلے وصول کی جانے والی رقم کا کیا کروں، کیونکہ میں اسے صرف کر چکا ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے تو یہ ایک برائی اور منکر فعل ہے اور جائز نہیں، بلکہ یہ خیانت میں شمار ہوتا ہے، اس طرح کی جتنی بھی رقم آپ وصول کر چکے ہیں وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں واپس کرنی واجب ہے، اور اگر آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر اس رقم کو فقراء و مساکین اور خیر و بھلائی کے کاموں میں صدقہ کردینے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرتے ہوئے آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عزم کریں، کیونکہ کسی بھی مسلمان کے لیے مسلمانوں کے بیت المال سے غیر شرعی طریقہ پر کچھ لینا جائز نہیں، صرف اس شرعی طریقہ ہی سے رقم لی جاسکتی ہے جس پر حکومت عمل کر رہی ہے. اھ

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 312).

واللہ اعلم .